سوال

(539)حج یا عمرہ میں عورتوں کا سر منڈوانا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا عورت کےلیے جائز ہے کہ حج یا عمرے میں اپنا سر منڈوا لے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عورت کےلیے صرف اس قدر ہے کہ حج یا عمرے میں اپنے بالوں کے سرے سے ایک پور کے برابر بال کاٹ لے۔ مغنی ابن قدامہ میں ہے "عورت کےلیے سنت یہ ہے کہ وہ اپنے بال کاٹے، منڈوائے نہیں، اور اس میں کسی کا کوئی اختلاف نہیں ہے۔"

امام ابن منذر کہتے ہیں کہ "اس بات پر اہل علم کا اتفاق ہے۔ اور عورتوں کا سر منڈوانا ان کے حق میں مثلہ ہے۔"

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عورتوں کےلیے سر منڈوانا نہیں ہے۔ ان کےلیے صرف یہ ہے کہ وہ اپنے بال کاٹ لیں۔'' (سنن ابی داود، کتاب الحج، باب الحلق والتقصیر، حدیث: 1985، 1984۔)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ عورت اپنا سر منڈوائے۔'' (سنن الترمذی، کتاب الحج، باب ما جاء فی کراھیة الحلق للنساء، حدیث: 915۔ مسند البزار: 32/2، حدیث: 1137۔)

امام احمد رحمہ اللہ کہا کرتے تھے کہ عورت اپنی سب لٹوں سے پور برابر بال کاٹ لیا کرے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ، شافعی، اسحاق اور ابو ثور رحمھم اللہ کا یہی قول ہے۔ امام ابوداؤد کہتے ہیں کہ میں نے امام احمد رحمہ اللہ سے سنا، ان سے سوال کیا گیا کہ کیا عورت اپنے سر کے سب بالوں سے کاٹے؟ تو انہوں نے کہا: ہاں، اسے چاہئے کہ اپنے سب بال آگے کی طرف اکٹھے کر کے ان کے کناروں سے انگلی کے پور کے برابر کاٹ لے۔ امام نووی رحمہ اللہ مجموع الفتاویٰ میں فرماتے ہیں: علماء کا اجماع ہے کہ عورت کو سر منڈوانے کا نہ کہا جائے، بلکہ اس پر یہی ہے کہ بال تھوڑے تھوڑے کاٹ لے۔ سر منڈوانا عورتوں کے حق میں بدعت اور مثلہ ہے۔''

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

صفحہ نمبر 393

محدث فتویٰ